جناب جلیل الرحمٰن شکیل

اخبار الجامعہ

مجلس التحقیق الاسلامی اور جامعہ لاہور الاسلامیہ

اسلامی شریعت اور قانون کی اعلیٰ تعلیم کا امتزاج

فرد و معاشرہ کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے اور اسے "صبغۃ اللہ" میں رنگنے کے لیے قرآنِ مجید تعلیم و تعلم اور تزکیۂ نفس پر خصوصی زور دیتا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں"!

اور آپؐ کے منصبِ رسالت کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ہم نے مومنوں میں، انہی میں سے ایک ایسا رسول بھیج کر ان پر احسانِ عظیم فرمایا ہے، جو ان پر اللہ کی آیات پڑھتا، ان کا تزکیۂ نفس کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے"! (البقرہ: ۱۶۴)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں ــــ اور چونکہ اب دینِ اسلام ہی کو تا قیامت بنی نوعِ انسان کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا ہے، لہٰذا اس سلسلہ میں اسلام کا طریق کار یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں سے کچھ لوگ دینی بصیرت اور تفقہ سے آراستہ ہو کر عوام الناس کو نہ صرف اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں بلکہ انہیں فکر و عمل کے مختلف فتنوں سے بچا کر صحیح سمت میں ان کی راہنمائی بھی کریں ــــ اس طریقۂ کار سے جہاں فرمانِ الٰہی "مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا ضرور موجود ہونا چاہیے جو (خود بھی) دین کی سمجھ حاصل کریں (اور دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کریں!)"۔ التوبۃ: ۱۲۲ ــــ کی تعمیل ہوتی ہے، وہیں اس حدیثِ رسولؐ کی وضاحت بھی ہو جاتی ہے کہ

"علماء انبیاء کے وارث ہیں"!

گویا اسلام میں تعلیم وتربیت کا مسئلہ کلیدی حیثیت کا حامل ہے ــــ تعلیم وتربیت کے انہی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے آج سے تقریباً بائیس سال قبل ۱۹۶۰ء میں "مجلس التحقیق الاسلامی" کا انعقاد عمل میں آیا تھا، اور آج بحمد اللہ، اس مجلس کے زیر اہتمام ایک طرف بحث وتحقیق اور نشر واشاعتِ علومِ اسلامیہ کا کام "المجمع الاسلامی" (ISLAMIC ACADEMY) کے نام سے جاری ہے، جبکہ دوسری طرف تعلیم کے مختلف مرحلوں پر مشتمل تعلیمی ادارے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں جن میں سے مدرسہ رحمانیہ اور کلیۃ الشریعۃ (FACULTY OF SHARIAH) کافی عرصہ سے چل رہے ہیں ــــ مدرسہ رحمانیہ کا معیار، اعلیٰ ثانوی تعلیم (INTERMIDIATE) شریعت کا ہے، جبکہ کلیۃ الشریعۃ، جو چار سالہ کورس پر مشتمل ہے، اس کا معیار ایل۔ایل۔بی (LICENCIATE) کا ہے ــــ یہ نظامِ تعلیم پاکستان میں بہت پرانا نہیں، بلکہ پاکستان کو عالمِ اسلام کے جدید تعلیمی نظام سے ہم آہنگ کرنے کی کوششوں کا ایک حصہ ہے۔ اور اس سے جہاں پاکستان کو اسلامی ممالک سے اسلامی نظریاتی اساس پر منسلک کرنا مقصود ہے، وہاں اس کے ذریعے ملک میں دینی تعلیم کو ایک زندہ تعلیم کے طور پر رائج کر کے پاکستان کو اسلامی تعلیمات کے ایک بہترین عملی نمونہ کی حیثیت سے پیش کرنا بھی مطلوب ہے ــــ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری موجودہ حکومت نے عالمِ اسلام کو ایک رُخ پر ڈالنے کے لیے اس نظامِ تعلیم کی اہمیت کا احساس کیا ہے اور اسلام آباد میں اسلامی یونیورسٹی کے نام سے انہی بنیادوں پر تعلیمی سلسلہ شروع کیا ہے ــــ موجودہ حکومت کی قابلِ تحسین مساعی میں سے ایک کوشش، اسلام کو زندگی کے جملہ شعبوں میں جاری وساری کرنے کی بھی ہے ظاہر ہے، اس کے لیے ایسے افراد کی شدید ضرورت ہے جو مختلف اداروں میں اسلامی نظام کو نہ صرف عملاً اپنانے کی اہلیت رکھتے ہوں بلکہ وہ ملک کے قانونی ڈھانچے اور نظامِ عدل کے لیے ماہرینِ آئین وقانون کی ضرورت بھی پوری کر سکیں ــــ "مجلس التحقیق الاسلامی" اس سلسلہ میں اپنے سامنے ایک مستقل پروگرام رکھتی ہے، تاکہ مروجہ نظامِ تعلیم کے تیار کردہ افراد کو ایک معیاری تربیت دے کر مذکورہ بالا اہمیت کا حامل بنایا جا سکے۔ چنانچہ کچھ عرصہ قبل مجلس کے زیرِ اہتمام

> "مجلس التحقیق الاسلامی" کا انعقاد آج سے بائیس سال قبل عمل میں آیا تھا۔ اور آج بحمد اللہ اس کے زیر اہتمام بحث و تحقیق اور نشر و اشاعت علوم اسلامیہ کے کام کے علاوہ تعلیم کے مختلف مرحلوں پر مشتمل تعلیمی ادارے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں!

"المعھد العالی للشریعۃ والقضاء" (INSTITITUTE OF HIGHERSTUDIES IN SHARIA AND JUDICIARY) کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے، جس کے دو شعبے ہیں۔
پہلے شعبہ میں ایسے افراد زیرِ تربیت ہیں جن کی بنیادی تعلیم ایم۔اے اسلامیات یا اس کے مساوی ہے جبکہ دوسرے شعبہ میں ایل۔ایل۔بی کی ڈگری رکھنے والے افراد کو داخلہ دیا گیا ہے۔ دونوں شعبوں میں زیرِ تربیت افراد اگرچہ کسی حد تک مختلف ذہن و استعداد کے حامل ہیں، تاہم ان دونوں کے لیے ایسا نصابِ تعلیم ترتیب دیا گیا ہے، جس کے تحت دونوں کو اسلامی شریعت کی صحیح بصیرت حاصل ہو سکے۔ لہٰذا ایم۔اے اسلامیات والوں کا ذہن اسلامی شریعت وقانون سے وابستہ کرنے کے ساتھ ساتھ، انہیں معاشرہ میں اس کی ترویج کا اہل بنانے کی کوشش بھی ہو رہی ہے جبکہ ایل۔ایل۔بی حضرات کو عربی زبان میں مہارت کے علاوہ کتاب وسنت کا اندازِ فکر سکھا کر اسلامی نظام کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔

نصاب:

"المعھد العالی" میں تعلیم کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر مرحلہ ۴ مہینے کی تعلیمی مدت پر مشتمل ہے —— پہلے مرحلے میں (ا گروپ)

اصولِ فقہ، اصولِ حدیث، اصولِ تفسیر، تاریخ وسیرت، تقابلِ ادیان، اسلام اور جدید معاشیات، اسلام اور سیاست، اسلام اور جدید قانونی تصورات کے تقابل پر زیادہ زور دیا گیا ہے —— اس سلسلہ میں اسلامی تصورِ قانون، اس کی تاریخ، اس کا تعزیراتی قانون، قانونِ شہادت اور نظامِ عدالت پر ملک کے معروف علماء اور قانون دان حضرات لیکچر دے رہے ہیں، جبکہ کتاب وسنت، فقہ وقانون، عربی ادب وانشاء میں مہارت کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے، جس کے لیے تفصیلی نصاب وضع کیا گیا ہے۔

(ب گروپ) کے زیرِ تربیت طلباء کو عربی زبان میں مہارت کے ذریعہ مسلم ماہرینِ فقہ قانون کے لٹریچر سے استفادہ کا اہل بنانے کے لیے مناسب حال نصاب تیار کیا گیا ہے، جس میں قرآن وحدیث کے وہ حصے داخلِ نصاب ہیں جو اسلامی فقہ، بین الاقوامی قوانین، حدود و تعزیرات، مسلم شخصی قانون، قانونِ شہادت، اسلامی قوانین وقواعد اور قانونی اداروں کی تاریخ وہیئت پر روشنی ڈالتے ہیں اور اسی نگاہ سے ماضی اور

> "المعھد العالی للشریعۃ والقضاء" میں شریعت اور قانون کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے!

حال کی تحریکوں کا موازنہ اور تجزیہ بھی کیا جاتا ہے ـــــ جبکہ اسلامی فکر و تہذیب کے تقابلی جائزہ کے لیے جدید قانونی تصوّرات، جدید معاشیات اور سیاسی افکار پر ماہرین سے مسلسل لیکچر دلائے جا رہے ہیں۔ نصاب کا ایک خصوصی حصہ، معاشرہ کو درپیش کسی اہم موضوع پر ہر دو ہفتوں کے بعد مذاکروں (SYMPOSIUM) اور محاضروں (SEMINAR) کا انعقاد و اہتمام بھی ہے ـــــ اب تک متعدد مذاکرے اور سیمینار منعقد ہو چکے ہیں جن کی تفصیلی رپورٹ مجلس کے علمی مجلّہ ماہنامہ "محدث" میں شائع ہو رہی ہے۔

اساتذہ:

"المعہد العالی" کے مستقل اور مہمان اساتذہ میں یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، جج صاحبان اور ماہرینِ قانون کے علاوہ ان علماء کی زیادہ تعداد ہے جو پاکستان میں دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد سعودی عرب اور مصر کی یونیورسٹیوں سے اپنے مضامین میں اختصاصی تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور علمی و تعلیمی میدان میں ایک وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ ان میں بعض عربی النسل بھی ہیں۔ حافظ عبدالرحمٰن مدنی (مدیر الجامعہ) حافظ ثناء اللہ مدنی، مولانا عبدالسلام کیلانی، پروفیسر حافظ ثناء اللہ، پروفیسر حافظ محمد سعید، پروفیسر فاروق اختر نجیب، پروفیسر محمد عظمت، پروفیسر محمد سلیم، پروفیسر حافظ احمد یار، پروفیسر خالد علوی، جناب اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ، پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ، پروفیسر حافظ محمد ایوب، مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی، قاری نعیم الحق اور قاری خلیل الرحمٰن: **بالترتیب**: اسلامی قدیم و جدید افکار، تفسیر، حدیث، عربی قواعد، تقابلِ ادیان، سیاسیات، معاشیات، تاریخ، تاریخ تفسیر، اسلامی معاشرت، قانون، عربی ادب، جدید عربی بول چال، نحو و بلاغت، صرف و نحو اور قراءت و تجوید کے شعبوں کے انچارج ہیں۔
مہمان اساتذہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ، مولانا محمد متین ہاشمی، مولانا محمد مالک کاندھلوی، مولانا مفتی محمد صدیق، پروفیسر قاضی مقبول احمد، ایس۔ ایم۔ ظفر، جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس اور جسٹس ذکی الدین پال شامل ہیں۔ جبکہ غیر ملکی ماہرین میں ڈاکٹر عبداللہ عزام اور شیخ علی ضرغام قابلِ ذکر ہیں ـــــ گاہے بگاہے سعودی عرب کے تعلیمی اور تبلیغی بیورو کے سکالرز بھی تشریف لاتے ہیں۔

"المعہد العالی" کو ملک کے اس طرز کے تعلیمی اداروں میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں داخلہ کا ایک معیاری طریقِ کار ہے اور تعلیمی مدّت بھی کم از کم ایک سال ہے ـــــ چنانچہ داخلہ کے

لیے درخواست دہندگان میں سے تقریباً ۴۰۰ اُمیدواروں کا تحریری اور شفاہی امتحان (Personal Interview) لیا گیا اور کڑے معیار کے تحت صرف ۱۰۸ طلباء کو دونوں شعبوں میں داخلہ دیا گیا۔ اگرچہ کچھ امید افزا حیثیت رکھنے والے طلباء کو بحیثیت سامع، دروس میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی ——

طلباء میں جامعہ ازہر، سعودی یونیورسٹیوں کے شریعت و قانون کے شعبوں کے فارغ التحصیل حضرات بھی شامل ہیں۔ الف گروپ کا کم از کم معیار ایم۔اے اسلامیات یا اس کے مساوی تعلیم اور (ب) گروپ کا ایل۔ایل۔بی ہے، جبکہ بعض طلباء۔ پی۔ایچ۔ڈی، بیرسٹر اور عدلیہ کے بعض جج حضرات بھی شریکِ کورس ہیں۔ "المعہد العالی" کا یہ کورس "قاضی کورس" یا مختصر "تعلیمی دورہ" نہیں ہے، بلکہ ایک مستقل اور جامع بنیادوں پر مشتمل نصابِ تعلیم ہے جس کے بعد اعلیٰ تعلیم کا ڈپلومہ دیا جائے گا، جس کا معیار بعض سعودی یونیورسٹیوں نے پوسٹ گریجوایشن قرار دیا اور مزید تعلیم کے لیے اعلیٰ تعلیمی وظائف مخصوص کیے ہیں —— اس اعتبار سے ان کلاسوں میں اعلیٰ ثانوی سرٹیفیکیٹ کے حامل یا گریجوایٹ سے کم درجہ کے طلباء کا داخلہ ممکن نہیں —— اعلیٰ ڈپلومہ سے قبل ہر دو فصلوں (TERMS) میں کامیاب ہونے والے طلباء کو معیاری سرٹیفیکیٹ جاری کیے جائیں گے، تاکہ ملک میں اسلامی شریعت کا علم رکھنے والے حضرات کی فوری مانگ میں بروقت حصہ لیا جا سکے۔

یہ کلاسیں ۹۹۔ جے۔ ماڈل ٹاؤن لاہور، "مجلس التحقیق الاسلامی" کی نئی عمارت میں، جس کا افتتاح شام کے سابق وزیر اعظم جلالۃ الملک خالد کے مشیر جناب ڈاکٹر معروف الدوالیبی نے کیا تھا، باقاعدگی کے ساتھ جاری ہیں۔ تعلیمی اوقات شام چار بجے سے سات بجے تک ہیں۔ دونوں کلاسوں میں تین تین پیریڈ روزانہ ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں "مجلس التحقیق الاسلامی" کی وسیع لائبریری اساتذہ اور طلبہ کے لیے موجود ہے۔ واضح رہے کہ یہ لائبریری ملک کی چند ایک بڑی لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے —— اسی طرح مجلس کا علمی مجلہ ماہنامہ "محدث" ملک کے علمی جرائد میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔

> **المعہد العالی میں اعلیٰ ثانوی سرٹیفیکیٹ کے حامل یا گریجوایٹ سے کم درجہ کے طلباء کا داخلہ ممکن نہیں۔!**

"مجلس التحقیق الاسلامی" کے زیرِ اہتمام عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں تصنیف و تالیف اور ترجمہ کا کام بھی جاری ہے جبکہ اس میں مسلمانوں کے قدیم علمی سرمایہ کی نئی اشاعت اور ان پر تعلیقات کا اہتمام بھی موجود ہے۔ چنانچہ "مجلس" "اسلامی علم معاشیات کے اہم ماخذ" "کتاب الخراج" پر، جس کے مصنف امام احمد بن حنبل ؒ کے استاد یحییٰ بن آدم ہیں، تفصیلی عربی تعلیقات کا کام کر چکی ہے —— آجکل

یہ کتاب ملک کے بعض دینی جامعات میں شامل نصاب ہے۔

عموماً سعودی یونیورسٹیوں سے، اور پاکستان میں سعودی عرب کے تعلیمی اور تبلیغی بورڈ کے اسکالرز کی، مجلس کے زیرِ اہتمام اداروں میں آمد اور اس کی مختلف تقریبات میں ان کی شرکت کی وجہ سے شائد بعض لوگوں کا یہ خیال ہو کہ مجلس کے زیرِ اہتمام چلنے والے اداروں کے مالی تعاون میں سعودی عرب پیش پیش ہے، یہ خیال غلط ہے۔ ہاں ایک اسلامی رابطہ کی حیثیت سے سعودی عرب کا تعاون مجلس کے لیے بڑا قابلِ قدر ہے اور مجلس اس رابطہ کو مزید پختہ کرنے کی خواہش مند بھی ہے۔ یہ رابطہ اب تک اس حد تک ضرور ہے کہ مجلس کو سعودی یونیورسٹیوں اور وزارتِ مذہبی امور کی طرف سے صرف اساتذہ اور کتب کا تعاون حاصل ہے، مزید برآں سعودی یونیورسٹیاں، مجلس کے اداروں مدرسہ رحمانیہ "کلیۃ الشریعۃ اور "المعہد العالی" (جو وہاں "جامعہ لاہور الاسلامیۃ" کے نام سے متعارف ہیں) کے طلباء کو تعلیمی وظائف کے لیے ترجیح دیتی ہیں —— اور جہاں تک مالی تعاون کا تعلق ہے، بحمد اللہ، پاکستان کے چند اہلِ خیر و ثروت کو ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ مجلس کے زیرِ اہتمام جملہ تعلیمی، تحقیقی اور دعوتی شعبوں کی مالی کفالت و سرپرستی کر رہے ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ مجلس کو سعودی عرب یا کسی دوسرے اسلامی ملک سے اب تک ایک پائی بھی نہیں دی گئی تو قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔

انتظامیہ:

مدیر الجامعہ	حافظ عبد الرحمٰن مدنی	(PRINCIPAL)
مدیر المعہد العالی	پروفیسر حافظ ثناء اللہ	(DIRECTOR)
المسجل	پروفیسر حافظ محمد سعید	(REGISTERAR)
مدیر المالیہ	پروفیسر ظفر اقبال	(TREASURER)

اس وقت ایک نہایت ہی منظم اور فعال طریقے سے زیرِ تربیت طلباء کو کتاب و سنت اور اسلامی افکار کی تعلیم دی جا رہی ہے، اور جب کہ ملک میں اسلامی نظام قانون کو رائج کرنے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں، اور اس کے لیے افرادِ کار کی شدید ضرورت بھی ہے، "مجلس التحقیق الاسلامی"، کا یہ کارنامہ بلاشبہ قابلِ تحسین، مثالی حیثیت کا حامل اور قابلِ فخر بھی ہے۔